مقالہ برائے پی۔ایچ۔ڈی

بعنوان

امت مسلمہ کے زوال کے اسباب اور اسکی نشاۃ ثانیہ کے مدارج

"ایک علمی و تحقیقی مطالعہ"

محقق

حافظ سید محمد نسیم سرور

زیرِ نگرانی

پروفیسر ڈاکٹر حسام الدین منصوری

ڈین

کلیہ معارف اسلامیہ، جامعہ کراچی

ماہ محرم الحرام بمطابق دسمبر ۲۰۱۰ء

Faculty of Islamic Studies

University of Karachi

KAR.-75270

DEAN

Dated 10-11-11

تصدیق نامہ

تصدیق کی جاتی ہے کہ حافظ سید محمد نسیم سرور ولد سید محمد نصوح حسین نے مقالہ بعنوان امت مسلمہ کے زوال کے اسباب اور اسکی نشاۃ ثانیہ کے مدارج ایک علمی و تحقیقی جائزہ "بورڈ آف ایڈوانس سٹڈی اور ریسرچ" کی اجازت سے میری نگرانی میں مکمل کیا ہے۔ مقالہ ہذا پی ایچ ڈی کی شرائط کو پورا کرتا ہے۔ لہٰذا انہیں پی ایچ ڈی کی ڈگری کے ایوارڈ کے لیے جمع کرانے کی اجازت دی جاتی ہے۔

نگران مقالہ 16/11/11

پروفیسر ڈاکٹر حسام الدین منصوری

ڈین فیکلٹی آف اسلامک سٹڈیز

جامعہ کراچی

Office of the Dean, Faculty of Islamic Studies, University of Karachi, KAR.-75270 (Pakistan)
Website: www.fisku.edu.pk, e-mail: dfis@ku.edu.pk, Ph ((Direct) 9243220 Fax: 9243220 Ext: 9243131/2394, 2416

انتساب

میں اپنی اس حقیر کاوش کو امت مسلمہ کے رہبر اعظم، سیدالانسانیت، سرور دو عالم حضور نبی کریم حضرت محمد مصطفی ﷺ کے نام معنون و منسوب کرتا ہوں کہ امت مسلمہ کی از سر نو ابتداء و عروج آپ ﷺ ہی کی مرہون منت ہے اور حقیقت یہ ہے کہ نشاۃ الثانیہ بھی ان کے دامنِ شریعت سے وابستہ ہونے کے ساتھ مشروط ہے۔

فَاِنَّ فَضلَ رَسُولِ اللهِ لَیسَ لَهُ
حَدٌ فَیُعَرِّبُ عَنهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

ہو نہیں سکتی بیاں ہم سے فضیلت آپؐ کی
حد سے بھی آگے بہت آگے ہے رفعت آپؐ کی

اظہار تشکر

الحمد لله! تمام حمد وثناء اللہ رب العالمین کے لیے جس نے اپنے فضل وکرم سے مجھے اتنی صلاحیت دی اور موقع عطا کیا کہ جس کی بدولت یہ علمی اور تحقیقی کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اس سعی میں میرے استاد محترم، مربی ومخدوم، میرے مقالے کے نگران پروفیسر ڈاکٹر حسام الدین منصوری ڈین فیکلٹی آف اسلامک اسٹڈیز کا بہت بڑا حصہ ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ان کی پدرانہ شفقت میرے علمی سفر کو جاری رکھنے کا باعث بنی ہے۔ آج کے مادہ پرستانہ دور میں ان کی بے لوث محبت، ہمدردی، خلوص اور علم دوستی قابل ستائش ہے۔ اگر مجھے ان کی سرپرستی، قیمتی مشورے، خصوصی توجہ اور تحقیقی استعانت حاصل نہ ہوتی تو میں اس تحقیق کے کٹھن مراحل کو کبھی بھی طے نہ کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا کرے اور ان کو مزید عزت وسربلندی عطا کرے (آمین) (جزاك الله خيرا)

میں ڈاکٹر احسان الحق صاحب اور محترم جناب شعاع النبی صاحب کا بھی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے مجھے مقالے کی تیاری کے لیے اہم معلومات وہدایات دیں۔

میں اپنے والدین کے مسلسل توجہ، ہدایات اور دعاؤں پر تہہ دل سے مشکور ہوں کہ ساری مشکلات ان کی دعاؤں سے بفضل تعالیٰ آسانی میں تبدیل ہوگئیں۔

میں بورڈ آف ایڈوانس اسٹڈیز اینڈ ریسرچ (B.A.S.R) کے تعاون کا بھی مشکور ہوں۔

میں نے اس مقالے کی تیاری میں متعدد کتب خانوں سے استفادہ کیا جن میں جامعہ کراچی کی ڈاکٹر محمود حسین لائبریری، ڈاکٹر حمید اللہ لائبریری، اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد لائبریری، علامہ اقبال لائبریری مری، پی اے ایف لائبریری، دعوۃ اکیڈمی لائبریری، مکتبہء سرور کے منتظمین کا تہہ دل سے شکر گذار ہوں۔ جناب اعجاز اور ثاقب صاحب کا خصوصی طور پر مشکور ہوں کہ انہوں نے میرے مقالے کی تیاری میں کتب کی فراہمی کا بہترین انتظام کیا اور جمیل صاحب کا شکریہ کہ انہوں نے کمپوزنگ کے مرحلے میں اپنی مہارت کو بروئے کار لاتے ہوئے ہر قسم کی معاونت کی۔ آخر میں اپنی شریک حیات کے تعاون کا بھی مشکور ہوں جسکی بھرپور معاونت سے مقالے کی تصیح کا کام مکمل ہوا۔

جزاهم الله خيراً كثيرا

حافظ سید محمد نسیم سرور

تلخیص مقالہ

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کے اشرف المخلوقات کے لیے کچھ اٹل قوانین مقرر فرمائے ہیں جس کو سنت الٰہی کہا جاتا ہے۔ یہ قوانین الٰہی بغیر کسی تبدیلی کے جاری اور نافذ ہیں۔ **فلن تجد لسنت الله تبديلا و لن تجد لسنت الله تحويلا ٥** (۳۵:۴۳)

قوانین الٰہی میں سے ایک اہم قانون اقوام وملل کے عروج وزوال کا ہے۔ زندہ قوموں کی خصوصیات میں ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنے ماضی اور حال پر ناقدانہ نظر ڈالتی رہتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دوسروں کو تنقید کا نشانہ بنانا بہت آسان ہوتا ہے۔ اور عموماً افراد اور قومیں خود تنقیدی سے احتراز کر کے دوسروں ہی کو ہدف تنقید بناتی ہیں لیکن کسی قوم کی "ذہنی بالیدگی" کا تقاضا یہ ہے کہ خود کو تنقید کا ہدف بناتے ہوئے یہ معلوم کرنے کی کوشش کرے کہ اس شکست وریخت میں خود اسکا اور اسکی قوم کا کتنا حصہ ہے۔

اس مقالے کو تحریر کرنے کی غرض وغایت یہی تھی کہ امت مسلمہ کے عروج وزوال کا سنت الٰہی کی روشنی میں جائزہ لیا جائے اور اسباب زوال کو تلاش کر کے اس کے تدارک اور نشاۃ ثانیہ کے لیے نشان راہ کا تعین کیا جاسکے۔

محسن انسانیتؐ نے امت مسلمہ کو وحی ربانی سے جوڑ کر خیر امت بنایا اور شریعت الٰہی کی وہ شمع تھما گئے جو امت مسلمہ کے لیے تا قیامت مشعل راہ ہے۔ اس کو امام بناتے ہوئے اسی کی روشنی میں سفر طے کرنا تھا مگر جب ہم نے اس کو پسِ پشت ڈال دیا تو تاریکی میں گھر گئے اسی حقیقت کے تحقیقی جائزے کے لیے میں نے جو ابواب وفصول باندھے ہیں وہ امت مسلمہ کے تعارف، عہد رسالت، خلافت راشدہ وفتوحات سے ہوتے ہوئے ملوکیت اور اس کے نتائج کا ذکر ہے۔ جس میں امت مسلمہ کے نشیب وفراز کی داستان کا مختصر عکس ہے۔

اس میں امت مسلمہ کے اہم مفکرین، مفسرین ومجتہدین کے خیالات وافکار کو ذکر کرتے ہوئے امت مسلمہ کے زوال کے محرکات کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے کہ امت مسلمہ نے جامعیت یعنی ایمان وتقویٰ اور وسائل وتدابیر کے اعلیٰ امتزاج کو جب تک قائم رکھا وہ سر بلند رہی اور جب اس نے جامعیت سے کام نہیں لیا تو عروج کی منزلوں سے پستی کی طرف دھکیل دی گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ جب عالم اسلام پر مجرمانہ خوابیدگی طاری ہوئی اور وہ اپنے اصل مشن سے غافل ہوگئے تو انجام کار

مغرب نے زمام اقتدار چھین لی۔ اور انہوں نے مسلمانوں کے علوم کی روشنی میں سائنسی میدان میں تہلکہ مچا دیا اور صنعتی میدان میں اپنی دھاک بٹھادی۔ لیکن مغرب اس امانت عظمیٰ کا حق ادا نہ کر سکا۔ واقعہ یہ ہے کہ یورپی نشاۃ ثانیہ کے مادی، روحانی واخلاقی مفسدات نے انسانیت کو زخم خوردہ کر دیا ہے۔ جہاں پر انصاف وحق طاقت والوں کے لیے اور انسانی مسائل کے حل کے لیے دہرا معیار وطیرہ ٹھہرا دیا گیا ہے۔ دراصل قوموں کی زندگی میں یہی وہ فیصلہ کن مرحلہ ہوتا ہے جب سنت الٰہی کے مطابق دنیا کی قیادت نااہل لوگوں سے چھین کر کسی اور کے حوالے کر دی جاتی ہے۔

تاریخی شواہد سے اس بات کا واضح اشارہ مل رہا ہے کہ عالم انسانیت کی قیادت وسربراہی پھر امت مسلمہ کے ہاتھوں میں آنے والی ہے کیونکہ امت مسلمہ کے پاس "شریعت اسلام" کا ایسا مرہم موجود ہے جو نہ صرف مغرب کے لگائے گئے زخموں کو مندمل کر سکتا ہے بلکہ عالم انسانیت کو امن وسکون کا گہوارہ بنا سکتا ہے اور واقعہ یہ ہے کہ آج کی دنیا اسی کی تلاش میں سرگرداں ہے۔

الحمد للہ! آج امت مسلمہ میں بیداری کی لہر پیدا ہو چکی ہے۔ احیائی تحریکوں نے سرچشمہء ہدایت سے تعلق کو جوڑنا شروع کر دیا ہے۔ عبادات سے لے کر اقتصادی معاملات تک از سر نو تحقیق واصلاح کا کام جاری ہے اسلامی ممالک کی تعداد و وسائل بھی قابل قدر حد تک ہیں اور **واعدو الھم ما استطعتم** کے پیش نظر عسکری قوتوں سے بھی لیس ہیں۔ پس آج امت مسلمہ کے نشاۃ ثانیہ کے لیے ایسی عالمی قیادت کی ضرورت ہے جو مسلم امہ میں نصب العین کے تعین اور اختلافی مسائل میں اعتدال کی راہ کو ہموار کرتے ہوئے حج کو ملت اسلامیہ کی سالانہ عالمی کانفرنس کے طور پر استعمال کرے، جمود کی فضا کو توڑے اور امید کی فضا کو عام کرے اور مسلم امہ میں جانی و مالی تعاون کا وہ جذبہ پیدا کرے جو نبی مہربان ﷺ نے انصار ومہاجرین کے درمیان پیدا کیا تھا۔

بلاشبہ آج امت مسلمہ کے نوجوان نسل عصری ودینی علوم میں تحقیق کا عنصر بڑھ رہا ہے جو بالآخر عروج امت کا پیش خیمہ ثابت ہوگا اور وہ وقت دور نہیں جب........ ظلمت رات کی سیماب پا ہو جائیگی

اور انشاءاللہ

شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہو گا نغمہ توحید سے

وَمَا تَوْفِيْقِىْ اِلَّا بِاللهِ

حافظ سید محمد نسیم سرور

امیدوار برائے پی ایچ ڈی

Abstract of the Thesis

Some firm sets of laws have been given to the crown of creation by Allah Almighty, and these laws are called Sunnat-e-Ilahi. These rules and laws, without any change, have been implemented ever since as clearly stated in the Holy Quran:

فلن تجد لسنت الله تبديلا و لن تجد لسنت الله تحويلا o (35:43)

One of these laws is the law of climax and downfall of nations.one of the basic features of a living nations is that they cast a critical look at past and the present.Indeed, it's quite easy to criticize others, and it is a common practice by the individuals and the nations that instead of criticising themselves they criticise others.While criticising oneself,the mental maturity of a nation should demand to know the amount of share that nation shares in its devastation and destruction.

The purpose of this thesis was to throw light on the Climax and Downfall of Ummat-e-Muslima in the perspective of Allah's Laws and to delve into the causes of this downfall so that the path for renaissance of the Muslim may be paved through these findings.

The Holy Prophet Muhammad (S.A.W) fastered and linked all the

Muslims to one another by the revelations of the God Almighty and handed over them such candle of Islamic Teachings which will keep on throwing light of guidance till Resurrection Day. We had to follow this light in our quest of right path, but, we ignored and turned our backs to it and fell into deep pit of ignorance. To make an analytical study of the causes of the down fall of the Muslims, I have divided my findings into different chapters encompassing Introduction of the Muslims, Prophetic age, Four Caliphs, Conquests of the Muslim and Sultanate and results, and this portrays a brief sketch of the story of nemises of the Muslims.

In this thesis I have analyzed the reason for the downfall of the Muslims in the light of great thinkers and Islamic scholars. It's a reality, until and unless the Ummat Muslima was united; practiced and maintained a balance in worldly matters and religious affairs, were successful. When they got segregated, were thrown in the gorge of humiliation.

This is a fact when Muslims underwent an ominous slumber and got strayed from their real mission, resultantly the West got hold of everything and dominated the scenario and came to power. But the west could not bear the burden of this great treasure.

In fact, the political, spiritual and moral annihilative effects of

European renaissance deeply hurt and injured the very soul of humanity. Now justice and right is only for the fittest and for the solution of human problems double standards have been evolved and formulated. In fact, this is the decisive turn in the lives of nations when the reign of world leadership is taken from incapable people and is given to those who deserve and this is what we call Sunnat-e-Ilahi

Historical evidences clearly suggest and indicate that the Muslims, once again, are going to rule the whole world because the Religion Islam not only has the ointment for the wounds afflicted by the Europe but it's such an antidote which can remove every malady clung to the humanity making it a paragon of serenity and tranquility, and today's world needs nothing more than this.

Alhamd-0-Lillah Today, we can see a visible surge of awakening within Ummat-e-Muslima, the reincarnation movement has, at long last, started to connect to the ultimate guidance. From rituals to economic matters, research and correction process has been initiated. The number of Islamic countries and their resources is increasing to a satisfaction extent, and they are well equipped with military equipment and arsenals. Thus for the renaissance of the Muslims, we need such leadership on world level which should set up a right direction and ultimate objectives for the Muslims and utilize the pilgrimage as annual Islamic Conference. Moreover, this new leadership should melt the ice on the glaciers of

pessimism and try to create an environment of unity, fraternity and sacrifice as The Holy Prophet Muhammad (SAW) created among Ansa'r and Muhajireen.

Undoubtely, the earnest to research in religious as well as contemporary disciplines is on the increase among Muslim youth that may be the first sign of the Climax of the Muslims to regain the lost status, and time is not far when darkness will have to give way to the dazzling light of Tauhid, Insha Allah.

ع ظلمت رات کی سیماب پا ہوجائیگی اورانشاءاللہ

شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے

یہ چمن معمور ہو گا نغمہ توحید سے

وَمَا تَوْفِيْقِىْ اِلَّا بِاللهِ

Hafiz Syed Muhammad Nasim Sarwer
Candidate for

Ph.D

فہرستِ مضامین

☆ .... انتساب

☆ .... اظہارِ تشکر

☆ .... تلخیص مقالہ

☆ .... مقدمہ ۱

باب اوّل — امت مسلمہ منزل بہ منزل — ۱۴-۸۵

فصل اوّل : امت مسلمہ کا تعارف قرآن وسنت کی نظر میں ۱۴

فصل دوم : امت مسلمہ کا ابتدائیہ ۲۰

فصل سوم : نبوت سے خلافت کی طرف ۳۲

فصل چہارم : آغازِ ملوکیت (عروج وزوال کی مختصر داستان بنوامیہ سے سقوط خلافت عثمانیہ تک) ۳۹

باب دوم — امت مسلمہ کا عروج وزوال مفکرین ومجتہدین کی نظر میں — ۸۶-۱۳۲

فصل اول : مسلم مفکرین ومصلحین کی نظر میں ۸۶

فصل دوم : مفسرین ومجتہدین کی نظر میں ۱۰۸

فصل سوم : نومسلم مفکرین کی نظر میں ۱۲۱

باب سوم	امت مسلمہ کے زوال کے محرکات		۱۳۳-۱۹۶
فصل اول	:	شریعت الٰہی سے دوری	۱۳۳
فصل دوم	:	فرقہ بندی	۱۳۹
فصل سوم	:	عیش کوشی و بے جا اسراف	۱۴۷
فصل چہارم	:	فریضہء اقامت دین سے غفلت	۱۵۸
فصل پنجم	:	عربی زبان کی مرکزیت و وحدت سے دوری	۱۶۴
فصل ششم	:	اخلاقی بگاڑ	۱۶۶
فصل ہفتم	:	نصب العین سے دوری	۱۶۸
فصل ہشتم	:	تقلید و جمود	۱۷۰
فصل نہم	:	حب الدنیا و کراہیت الموت	۱۷۸
فصل دہم	:	حکمرانوں و علماء کی کمزوری	۱۸۳
باب چہارم	یورپ کی نشاۂ ثانیہ اور اس کے اثرات		۱۹۷-۲۲۳
فصل اول	:	احیاء علم و مادی ترقی	۱۹۷
فصل دوم	:	یورپی نشاۂ ثانیہ ایجادات و فتوحات	۲۰۱
فصل سوم	:	یورپی نشاۂ ثانیہ کے فکری و مادی مفسدات	۲۱۲

باب پنجم — بیداریٔ اُمت کا آغاز — ۲۲۴-۲۴۸

فصل اول : مساعیٔ اصلاح اور تحاریک اسلامیہ ۲۲۴
فصل دوم : عالم اسلام اور اس کے وسائل ۲۳۸
فصل سوم : مساعیٔ تعمیر و استحکام امت ۲۴۰

باب ششم — امت مسلمہ کی نشأۃ ثانیہ کے مدارج — ۲۴۹-۲۹۴

فصل اوّل : عالم اسلام کو ضرورتِ قیادت ۲۴۹
فصل دوم : وسائل کے استعمال اور مسائل کے حل کے لیے مسلم اقوام متحدہ کا قیام ۲۵۲
فصل سوم : خیر امت کے تقاضے کی ادائیگی ۲۵۴
فصل چہارم : اختلافی مسائل میں اعتدال کی راہ ۲۶۰
فصل پنجم : مذہبی قیادت کا اتحاد اور احیائے خلافت کا اہتمام ۲۶۸
فصل ششم : مساجد (سطحی مجالس) اور حج (سالانہ کانفرنس) بطور ورثہ محمد ﷺ ۲۷۱
فصل ہفتم : شعوری بیداری ۲۷۷
فصل ہشتم : امید کامل اور جذبہ جرأت و قربانی کو پروان چڑھانا ۲۸۰
فصل نہم : اسلامی و جدید علوم پر تحقیق ۲۸۴
فصل دہم : لسانی روابط اور مؤثر ذرائع ابلاغ کی صلاحیت ۲۸۷

☆ .... خلاصہ بحث
☆ .... کتابیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمة

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ الْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَo

کلی کو دیکھ کہ ہے تشنہ نسیم سحر
اسی میں ہے مرے دل کا تمام افسانہ

تمام حمد وثناء اسی ذات کوسزاوار ہیں جس نے اس کائنات کی تخلیق کی اور اسے مزین کیا۔اسی خالق کائنات کا فضل ہے کہ انسان کو بہترین مخلوق کی حیثیت سے اچھی ساخت پر پیدا کیا۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍo (۱)

ترجمہ: "تحقیق ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا۔"

اور انسانوں کو پیدا کر کے یونہی آزاد و بے مقصد نہیں چھوڑ دیا بلکہ فرمایا۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَo (۲)

ترجمہ: "اور ہم نے جن وانس کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔"

اس سے بڑھ کر زمین پر خلیفہ کی حیثیت سے اعلان فرمایا اور

اس احسان عظیم کا بار اٹھانے اور فرمانبرداری کی روش اختیار کرنے کے لیے روز اول سے اس کا اہتمام بھی فرمادیا۔لہٰذا دنیا میں پہلے بھیجے جانے والے انسان حضرت آدمؑ کو رہبر و پیغامبر کی حیثیت سے مبعوث کیا۔

کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرامؑ اس دنیا میں بھیجے گئے اور سب سے آخر میں محبوب رب ذوالجلال، سرور دو عالم، رحمۃ للعالمین ﷺ مبعوث کیے گئے جو نہ صرف آخری نبی کی حیثیت سے دنیا میں تشریف لائے بلکہ دین اسلام کی تکمیل بھی آپ ﷺ پر کر دی گئی۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًاo (۳)

ترجمہ: "میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے۔ اور تمہارے لیے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔"

لہٰذا قیامت تک کے لیے راہ ہدایت وحی الٰہی کی صورت میں دے دیا گیا۔

حضور ﷺ نے اپنی تعلیمات اور محنت شاقہ سے امت مسلمہ کو از سر نو شرک و جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لائے اور مختلف قبائل میں بٹے لوگوں کو باہم شیر و شکر کر دیا اور اس وقت کی بڑی طاقتوں کے مدمقابل لا کھڑا کیا۔ فتوحات کا سلسلہ شروع کیا۔ تیئیس سال کے مختصر عرصے میں مسلم امہ کو ناقابل تسخیر بنا کر جب اس دنیا سے جانے لگے تو یہ فرمایا کہ:

ترکت فیکم امرین لن تضلو اما تمسکتم بھما کتاب اللہ و سنۃ نبیہ (۴)

ترجمہ: "میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم انہیں مضبوطی سے پکڑو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت"۔

امت مسلمہ کی قیادت کا سب سے اعلیٰ معیار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ قائم کر گئے اور اس کے بعد خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے وحی الٰہی سے نہ صرف اپنے آپ کو منسلک رکھا بلکہ ساتھ ساتھ حضور ﷺ کی نصیحت و فرمودات کو اپنا مسلک بناتے ہوئے امت مسلمہ کی رہنمائی کرتے رہے اور آدھی دنیا سے زائد حصوں کو نور اسلام سے منور کر دیا۔

خلفائے راشدینؓ کے بعد مسلم امہ خلافت سے ملوکیت کی طرف مائل ہوئی مگر احکام و فیصلے سنت نبویؐ کی روشنی میں کی جاتی رہی اور اس طرح سے فتوحات کا سلسلہ نہ صرف جاری رہا بلکہ اسلامی تعلیمات کی پرچار بھی ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ پہلی صدی کے اختتام سے قبل انہوں نے مشرق میں سندھ اور چینی ترکستان تک اور مغرب میں اندلس تک اپنی حکومت و مملکت کے حدود وسیع کر لیے اور ان ملکوں میں صرف سیاسی طاقت و قوت ہی حاصل نہیں کی بلکہ اسلام کی حقانی تعلیمات اور اسلامی تمدن و تہذیب کی ناقابلِ رودل کشی نے ایسا رنگ جمایا کہ چند ملکوں کو چھوڑ کر تمام مفتوحہ ممالک خالص اسلامی بن گئے۔